سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی چوالیس ۴۴ آیات اور دو ۲ رکوع ہیں

رکوع نمبر ۱ آیات ۱ تا ۳۵ تبٰرک الذی ۲۹/۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾
لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿۲﴾
مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾
تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ
كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿۴﴾
فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ﴿۵﴾
اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ﴿۶﴾
وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ﴿۷﴾
يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ﴿۸﴾
وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿۹﴾
وَلَا يَسْئَلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ﴿۱۰﴾
يُّبَصَّرُوْنَهُمْ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ
مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ ﴿۱۱﴾
وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ﴿۱۲﴾
وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ﴿۱۳﴾
وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ يُنْجِيْهِ ﴿۱۴﴾
كَلَّا اِنَّهَا لَظٰى ﴿۱۵﴾
نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿۱۶﴾

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
ایک طلب کرنیوالے نے عذاب طلب کیا جو نازل ہو کر رہیگا (۱)
(یعنی) کافروں پر (اور) کوئی اس کو ٹال نہ سکے گا (۲)
(اور وہ) خدائے صاحب درجات کی طرف سے (نازل ہوگا) (۳)
جس کی طرف روح (الامین) اور فرشتے چڑھتے ہیں (اور) اُس روز
(نازل ہوگا) جس کا اندازہ پچاس ہزار برس کا ہوگا (۴)
(تو تم کافروں کی باتوں کو) حوصلے کے ساتھ برداشت کرتے رہو (۵)
وہ اُن لوگوں کی نگاہ میں دُور ہے (۶)
اور ہماری نظر میں قریب (۷)
جس دن آسمان ایسا ہو جائے گا جیسا پگھلا ہوا تانبا (۸)
اور پہاڑ (ایسے) جیسے (دھنکی ہوئی) رنگین اُون (۹)
اور کوئی دوست کسی دوست کا پُرسان نہ ہوگا (۱۰)
(حالانکہ) ایک دوسرے کو سامنے دیکھ رہے ہونگے (اُس روز) گنہگار
خواہش کریگا کہ کسی طرح اُس دن کے عذاب کے بدلے میں (سب کچھ) دیدے (یعنی) اپنے بیٹے (۱۱)
اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی (۱۲)
اور اپنا خاندان جس میں وہ رہتا تھا (۱۳)
اور جتنے آدمی زمین پر ہیں (غرض) سب کچھ دیدے اور اپنے تئیں عذاب سے چھڑا لے (۱۴)
(لیکن) ایسا ہرگز نہیں ہوگا وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے (۱۵)
کھال اُدھیڑ ڈالنے والی (۱۶)

THE ASCENDING STAIRWAYS

Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. A questioner questioned concerning the doom about to fall
2. Upon the disbelievers, which none can repel,
3. From Allah, Lord of the Ascending Stairways
4. (Whereby) the angels and the Spirit ascend unto Him in a Day whereof the span is fifty thousand years.
5. But be patient (O Muhammad) with a patience fair to see.
6. Lo! they behold it afar off.
7. While We behold it nigh:
8. The Day when the sky will become as molten copper,
9. And the hills become as flakes of wool,
10. And no familiar friend will ask a question of his friend
11. Though they will be given sight of them. The guilty man will long to be able to ransom himself from the punishment of that day at the price of his children
12. And his spouse and his brother
13. And his kin that harboured him.
14. And all that are in the earth, if then it might deliver him,
15. But nay! for lo! it is the fire of hell
16. Eager to roast

تَدْعُوا مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ۝١٧	ان لوگوں کو اپنی طرف بلائے گی جنہوں نے (دین حق سے) اعراض کیا اور منہ پھیر لیا ۝١٧	17. It calleth him who turned and fled (from truth),
وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ ۝١٨	اور (مال) جمع کیا اور بند کر رکھا ۝١٨	18. And hoarded (wealth) and withheld it.
إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ۝١٩	کچھ شک نہیں کہ انسان کم حوصلہ پیدا ہوا ہے ۝١٩	19. Lo! man was created anxious,
إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ۝٢٠	جب اُسے تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا اُٹھتا ہے ۝٢٠	20. Fretful when evil befalleth him
وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ۝٢١	اور جب آسائش حاصل ہوتی ہے تو بخیل بن جاتا ہے ۝٢١	21. And, when good befalleth him, grudging;
إِلَّا الْمُصَلِّينَ ۝٢٢	مگر نماز گذار ۝٢٢	22. Save worshippers
الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ۝٢٣	جو نماز کا التزام رکھتے (اور بلاناغہ پڑھتے) ہیں ۝٢٣	23. Who are constant at their worship
وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ ۝٢٤	اور جن کے مال میں حصہ مقرر ہے ۝٢٤	24. And in whose wealth there is a right acknowledged
لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ۝٢٥	(یعنی) مانگنے والے کا۔ اور نہ مانگنے والے کا ۝٢٥	25. For the beggar and the destitute;
وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝٢٦	اور جو روز جزا کو سچ سمجھتے ہیں ۝٢٦	26. And those who believe in the Day of Judgement,
وَالَّذِينَ هُم مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ۝٢٧	اور جو اپنے پروردگار کے عذاب سے خوف رکھتے ہیں ۝٢٧	27. And those who are fearful of their Lord's doom—
إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ۝٢٨	بیشک ان کے پروردگار کا عذاب ہے ہی ایسا کہ اس سے بےخوف نہ ہوا جائے ۝٢٨	28. Lo! the doom of their Lord is that before which none can feel secure—
وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝٢٩	اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ۝٢٩	29. And those who preserve their chastity
إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝٣٠	مگر اپنی بیویوں یا لونڈیوں سے کہ (ان کے پاس جانے پر) انہیں کچھ ملامت نہیں ۝٣٠	30. Save with their wives and those whom their right hands possess, for thus they are not blameworthy;
فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۝٣١	اور جو لوگ ان کے سوا اور کے خواستگار ہوں وہ حد سے نکل جانے والے ہیں ۝٣١	31. But whoso seeketh more than that, those are they who are transgressors;
وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۝٣٢	اور جو اپنی امانتوں اور اقراروں کا پاس کرتے ہیں ۝٣٢	32. And those who keep their pledges and their covenant,
وَالَّذِينَ هُم بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ۝٣٣	اور جو اپنی شہادتوں پر قائم رہتے ہیں ۝٣٣	33. And those who stand by their testimony
وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝٣٤	اور جو اپنی نماز کی خبر رکھتے ہیں ۝٣٤	34. And those who are attentive at their worship,
ع أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ ۝٣٥	یہی لوگ باغہائے بہشت میں عزت واکرام سے ہوں گے ۝٣٥	35. These will dwell in Gardens, honoured.

اسرار و معارف

مانگنے والے نے عذاب مانگا کہ کفار نے کہا تھا کہ اگر یہ قرآن حق ہے تو ہم پر عذاب نازل کر لیکن عموماً
کفار کے عمل سے ظاہر ہے کہ ان کی طرح یہ بھی سمجھتے ہیں کہ ایسا کچھ نہ ہوگا اور ہم اپنی پسند دنیا پہ نافذ کر سکتے

ہیں مگر یہ حق ہے اور کفار پر عذاب آئے گا اسے کوئی روک نہ سکے گا یہ عذاب اس اللہ کی طرف سے ہے جو بلندیوں اور عظمتوں کا مالک ہے۔

مومن کی رُوح عظمتوں سے واقف ہے

جن بلندیوں سے فرشتے آگاہ ہیں اور اس دن بھی چڑھیں گے جو پچاس ہزار سال کا ہوگا اور مومن کی ارواح کے بھی صاحب روح المعانی کے مطابق زینہ بزینہ درجات ہیں جو عظمتِ الٰہی پہ دلالت کرتے ہیں اور مومنین کی ارواح بھی مقامات سلوک میں درجہ بدرجہ ان عظمتوں کو پہنچتی ہیں ایسے ہی قیامت کے روز اُن بلندیوں پہ پہنچیں گے۔

قیامت کے دن کی طوالت

قیامت کا روز پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا تو آپ ﷺ نے فرمایا مومن کے لیے اتنا ہی ہوگا جس قدر فرض نماز کی ادائیگی میں وقت لگتا ہے لہٰذا ہر ایک کے لیے باعتبار اس کے اعمال کے مختلف محسوس ہوگا لہٰذا آپؐ اپنے کام پہ ڈٹے رہیں یعنی صبر کریں جیسا کہ صبر کرنا چاہیئے مراد ہے کہ کفار کی باتوں اور مخالفانہ کوششوں سے مومن کو گھبرانا نہیں چاہیئے بلکہ حق پر قائم رہے اور نفاذِ اسلام کا کام کرتا رہے کہ کفار کو قیامت یا عذاب کا واقع ہونا ناممکن نظر آتا ہے دور نظر آتا ہے مگر اللہ جانتا ہے کہ یہ یقینی ہے۔

کفر اور کافرانہ نظام کی شکست

یہاں یہ بات بطور وعدہ بھی ثابت ہے کہ جب بھی خلوص کے ساتھ نفاذِ دین کی کوشش کی جائے گی کفر اور کافرانہ نظام کو یقیناً شکست ہوگی۔ قیامت کا روز تو اس قدر سخت ہوگا کہ آسمان بھی پگھلے ہوئے تانبے کی طرح بہہ جائیں گے اور پہاڑ دُھنکی ہُوئی اُون کی طرح اُڑ جائیں گے۔ اُس روز کافروں کی دوستیاں کام نہ آئیں گی کوئی کسی کو نہ پوچھے گا۔ سب کو اپنی فکر لگ جائے گی اور مجرم چاہیں گے کہ اگر اپنے بدلے بیٹا دینا پڑے یا بیوی یا بھائی یا سارا خاندان تو سب کو دوزخ میں ڈلوا کر جان بچالوں یعنی جن کی خاطر اللہ سے اور اس کے نظام سے بغاوت کی انہیں کو جان بچانے کے لیئے آگ میں جھونکنے پر تیار ہوگا بلکہ روئے زمین کی ہر نعمت بھی دے کر جان چھوٹ سکے تو چھڑا لوں لیکن تب ہرگز ایسا نہ ہو سکے گا۔ دوزخ کی آگ تو ایسی ہے کہ نافرمانوں کو کھینچ لیتی ہے جیسے کلیجے سے پکڑ کر کھینچتی ہو اور اللہ کے نافرمانوں کی تو کھال تک اتار دے گی سب کو پکڑ پکڑ کر جمع کرے گی۔

تخلیقی اوصاف

تخلیقی طور پر انسان میں کمزوریاں ہیں اور ان کا سدِّباب ہے اللہ سے تعلق یعنی یہ نعمت انسان کے لیے ہے اگر اس سے محروم ہوا تو کمزوریوں کا شکار ہو جاتا ہے پھر جب مشکل آئے تو چِلّاتا ہے اور اگر راحت ملے تو اللہ کا احسان بھول جاتا ہے سوائے اُن اللہ کے بندوں کے جو اللہ سے تعلق عبادات کے ذریعے جوڑتے ہیں اور اس کو ہمیشہ قائم رکھتے ہیں اور عملی زندگی میں مال و دولت کے غلام نہیں ہوتے

معیشت بنیادی حیثیت رکھتی ہے

بلکہ معاشی نظام کو اللہ کے حکم کے مطابق اختیار کرتے ہیں کہ کسی بھی معاشرے کی بھلائی یا برائی میں معیشت بنیادی حیثیت رکھتی ہے لہٰذا یہاں معیشت کو مقدم رکھا اور فرمایا ان کے مال میں غریب یعنی محروم اور سوالی کا حق ہے جو اللہ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے۔

زکوٰۃ کی مقدار مقرر ہے جس میں کمی بیشی نہیں کی جا سکتی

لہٰذا یہ ثابت ہے کہ زکوٰۃ کی مقدار اور طریقہ مقرر ہے جو اللہ کی طرف سے ہے اس میں کمی بیشی جائز نہیں۔ اور وہ آخرت پر اور قیامت کے دن پر یقین رکھتے ہیں لہٰذا ان کا کردار و عمل اس کا گواہ ہوتا ہے اور اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہیں جس سے ہر ایک کو ڈرنا چاہیئے۔

بیوی یا لونڈی کے علاوہ شہوت رانی کی تمام صورتیں حرام ہیں مشت زنی پر لعنت کی وعید ہے

اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں یا حلال لونڈیوں کے دوسری جگہ شہوت رانی نہیں کرتے اور اگر کوئی کرے تو وہ حدِ شرعی سے تجاوز کرنے والا ہوگا۔ اس آیت میں شہوت کی جائز صورت بیوی یا شرعی لونڈی کو بیان فرمایا اس کے علاوہ تمام صورتیں حرام ہیں اس میں نکاح کی وہ صورتیں بھی شامل ہیں جو شرعاً درست نہیں جیسے ان عورتوں سے نکاح جن سے شرعاً منع ہے یا وقتی شادی جیسے متعہ اور ایک رات کا حلالہ وغیرہ ذالک نیز ہاتھ سے شہوت رانی کرنا بھی حرام ہے اور نبی علیہ السلام نے ایسا کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ آجکل کے دین بیزار معاشرے میں اس پہ کافی بات ہوتی ہے مگر بات یہ ہے ان محروم لوگوں کے پاس اس کا کوئی بدل نہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ صرف یہی طریقہ حصولِ لذّت کا ہے لہٰذا ہر ایک کو حق ہے کہ کسی نہ کسی طرح حظ حاصل کرلے

جبکہ قرآن اسی سورۃ کے شروع میں بتاتا ہے کہ اصل لذّت وصالِ حق میں ہے اور معرفت و سلوک میں وہ لذت ہے جو دنیا کی کسی شئے میں نہیں اگر وہ نعمت حاصل ہو تو اس سے ناجائز طریقے میں بھی لذت کی بجائے کلفت ہوتی ہے لہٰذا اللہ نے صرف بقائے نسل کے لیے اس کی اجازت بخشی ہے یا پھر لونڈی حلال ہو تو جائز ہے اور اس سے بھی اولاد ہو سکتی ہے تفصیل کے لیے دوسری کتب دیکھی جائیں۔

نظامِ اسلام

اصل بات نظام زندگی کی ہے کہ وہ اللہ کے حکم کے مطابق اختیار کیا جائے لہٰذا ارشاد ہوتا ہے کہ امانتوں پہ قائم رہتے ہیں اور وعدے پورے کرتے ہیں اس سے مراد حقوق و فرائض ہیں کہ ہر دوسرے کا حق دوسرے کے پاس امانت ہے کہ وہ اپنا وعدہ یعنی ذمہ داری پوری کرتا ہے تو امانت کا حق ادا ہوتا ہے اور اپنی گواہیوں پہ پورے اترتے ہیں کہ سب سے بڑی گواہی اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان ہے اور اپنی عبادات کی حفاظت کرتے ہیں یعنی اللہ کی اطاعت کا ہر کام عبادت ہے اسے پورے خلوص سے کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں ایسے لوگوں کو جنت میں داخلے کی عزت بخشی جائے گی۔

رکوع نمبر ۲ — آیات ۳۶ تا ۴۴ — تبٰرَكَ الَّذِیْ ۲۹/۸

فَمَالِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِیْنَ ﴿۳۶﴾
عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِیْنَ ﴿۳۷﴾
اَیَطْمَعُ كُلُّ امْرِیءٍ مِّنْهُمْ اَنْ یُّدْخَلَ
جَنَّةَ نَعِیْمٍ ﴿۳۸﴾
كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾
فَلَاۤ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ
اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾
عَلٰۤی اَنْ نُّبَدِّلَ خَیْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ
بِمَسْبُوْقِیْنَ ﴿۴۱﴾
فَذَرْهُمْ یَخُوْضُوْا وَیَلْعَبُوْا حَتّٰی یُلٰقُوْا

تو اُن کافروں کو کیا ہوا ہے کہ تمہاری طرف دوڑے چلے آتے ہیں ﴿۳۶﴾
(اور) دائیں بائیں سے گروہ گروہ ہو کر (جمع ہوتے) جاتے ہیں ﴿۳۷﴾
کیا اُن میں سے ہر شخص یہ توقع رکھتا ہے کہ نعمت کے باغ
میں داخل کیا جائے گا؟ ﴿۳۸﴾
ہرگز نہیں۔ ہم نے انکو اس چیز سے پیدا کیا ہے جسے وہ جانتے ہیں ﴿۳۹﴾
ہمیں مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی قسم کہ ہم طاقت
رکھتے ہیں ﴿۴۰﴾
(یعنی) اس بات پر (قادر ہیں) کہ اُن سے بہتر لوگ بدل
لائیں۔ اور ہم عاجز نہیں ہیں ﴿۴۱﴾
تو اے پیغمبر ان کو باطل میں پڑے رہنے اور کھیل لینے دو

36. What aileth those who disbelieve, that they keep staring toward thee (O Muhammad), open-eyed,

37. On the right and on the left, in groups?

38. Doth every man among them hope to enter the Garden of Delight?

39. Nay, verily. Lo! We created them from what they know.

40. But nay! I swear by the Lord of the rising-places and the setting-places of the planets that We are Able

41. To replace them by (others) better than them. And We are not to be outrun.

42. So let them chat and play until they meet their

يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٤٢﴾	یہاں تک کہ جس دن کا اُنسے وعدہ کیا جاتا ہے وہ اُنکے سامنے آموجود ہو ﴿٤٢﴾	Day which they are promised,
يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا	اُس دن یہ قبروں سے نکل کر اس طرح دوڑیں گے جیسے شکاری	43. The day when they come forth from the graves in haste, as racing to a goal,
كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿٤٣﴾	شکار کے جال کی طرف دوڑتے ہیں ﴿٤٣﴾	
خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ	اُن کی آنکھیں جھک رہی ہوں گی اور ذلت اُن پر چھا رہی	44. With eyes aghast, abasement stupefying them :
ع ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٤٤﴾	ہو گی۔ یہی وہ دن ہے جس کا اُن سے وعدہ کیا جاتا تھا ﴿٤٤﴾	Such is the Day which they are promised.

اسرار و معارف

اور ان کفار کو کیا ہوا ہے کہ بجائے تصدیق کرنے ہر طرف سے آپ ﷺ پر یلغار کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے ارشادات کی تکذیب کریں اور اعتراضات کے ساتھ مذاق اڑائیں اس پر طرفہ یہ کہ ہر قوم آخرت میں اپنے لیے نجات کی امیدوار بھی ہے لہٰذا مغرب و مشرق کے یہود و ہنود ہوں یا نصاریٰ وغیرہ سب اپنے لیے جنت کا دعویٰ بھی رکھتے ہیں جو یکسر باطل ہے ایسا ہرگز نہ ہو سکے گا بلکہ اطاعتِ محمد ﷺ کے علاوہ اب نجات کا کوئی راستہ نہیں اور جو لوگ سرے سے کوئی مذہب نہیں رکھتے انہیں بھی دیکھ لینا چاہیے کہ کس طرح ایک قطرۂ منی سے ہم نے انہیں باکمال خوبصورت صحتمند انسان بنا دیا اور یہ مشارق و مغارب کا نظام جو ہر لحظہ بے شمار تخلیقات کے ظہور کا سبب ہے اس بات پر گواہ ہے ہم موجودہ انسانوں سے بہتر اور زیادہ استعداد کے لوگ بھی پیدا کرنے پہ قادر ہیں ۔

قرآن کی پیشگوئی

یہ پیشگوئی بھی پائی جاتی ہے کہ آنے والی انسانی نسلوں کو عقلی و علمی اعتبار سے زیادہ استعداد بھی عطا ہو گی جس کا اظہار آج ہو رہا ہے لہٰذا کوئی شئے بھی ہمارے اختیار سے باہر نہیں اور نہ انہیں حدِ اطاعت سے نکلنا چاہیئے مگر یہ باز نہیں آتے تو انہیں اپنے فضول کاموں میں مصروف رہنے دیجئے کہ اسی حال میں قیامت کو پالیں جس روز سب لوگ قبروں سے اُٹھ کر دوڑتے ہُوئے میدان حشر میں جمع ہوں گے جب کفار کی نظریں جھکی ہوں گی اور چہروں پہ ذلت چھا رہی ہو گی تو انہیں پتہ چلے گا کہ اسی روز سے اور اسکی ذات سے ہمیں آگاہ کیا جاتا تھا ۔